سوال

(269) باغ فدک حضرت فاطمہ رض کیوں نہ ملا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک جوکہ رسول اللہ ﷺ کی ملکیت تھا۔ وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیوں نہ مل سکا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فدک مدینہ منورہ سے تین منزلوں پر واقع ایک بستی کا نام ہے۔ 7 ہجری میں جب خیبر فتح ہوا تو آپ ﷺ مدینہ تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت محیصہ بن مسعود کو اہل فدک کی طرف بھیجا کہ انہیں اسلام قبول کرلینے کی دعوت دیں۔ اس کے سردار یوشع بن نون یہودی نے فدک کی آدھی آمدنی پر صلح کرلی اور اسی میں باغ فدک مسلمانوں کے قبضہ میں آیا چونکہ یہ مال لڑائی کے بغیر اور صلح کرنے کے عوض تھا اس لیے اسے مال فئی کہتے ہیں۔ اور یہ باغ آپؐ کے حصہ میں آیا۔ آپؐ اس باغ سے اپنے گھر والوں پر بھی خرچ کرتے اور غربا میں بھی۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے اس باغ کا مطالبہ کیا تو آپؓ نے انہیں یہ کہہ کر واپس کردیا کہ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی۔

اس سے متعلقہ روایات اس طرح ہیں:

«عن عائشہ۔ اَن فاطمة والعباس علیھما السلام اَتیا اَبا بکر یلتمسان میراثھما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھما یطلبان اَرضیھما من فدک وسھمھما من خیبر فقال لھما ابوبکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ما ترکنا صدقة انما یاکل آل محمد من ھذا المال قال ابوبکر واللہ لا اَدع اَمرا راَیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ فیہ اِلا صنعتہ» (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ما ترکنا صدقہ)

''اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ دونوں (رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد) ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے آپؐ کا ترکہ مانگتے تھے یعنی جو زمین آپؐ کی فدک میں تھی اور جو حصہ خیبر کی اراضی میں تھا طلب کررہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ بات یہ ہے کہ محمدؐ کی آل اس میں سے کھاتی پیتی رہے گی۔ ابوبکرؓ نے یہ فرمایا کہ اللہ کی قسم جس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں اسے ضرور کروں گا اسے کبھی چھوڑنے کا نہیں۔''

انبیاء کی وراثت ان کی وفات کے بعد ورثا میں تقسیم نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں گزر چکا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہؓ سے بھی اس طرح مروی ہے کہ:

«قال لا تقسم ورثتي دینارا ما ترکت بعد نفقة نسائی و مؤنة عاملی فھو صدقة»

’’آپؐ نے فرمایا : میرے وارث اگر میں ایک اشرفی چھوڑ جاؤں تو اس کو تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ جو جائیداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بیویوں اور عملہ کا خرچہ نکال کر جو بچے وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کیا جائے ۔‘‘ (سنن ابی داوٗد کتاب الخراج والامارۃ والفئی باب فی صفایا رسول اللہ من الاموال 2974)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتا جو کہ ان کی اولاد وغیرہ میں تقسیم ہوں ۔ اس کی تائید معروف شیعہ محدث محمد بن یعقوب کلینی نے اپنی کتاب اصول کافی میں بروایت ابوالبختری امام ابو عبداللہ جعفر صادق سے اس معنی کی روایت نقل کی ہے :

« عن ابی عبداللہ قال ان العلماء ورثۃ الأنبیاء وذالک ان الانبیاء............... دراھما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشئی منھا اخذ بحظ وافر» (اصول کافی :1 32 باب صفۃ العلم وفضلہ)

حضرت جعفر صادق نے فرمایا : ہر گاہ علماء انبیاء علیھم السلام کے وارث ہیں اس لیے کہ انبیاء علیھم السلام کی وراثت درہم و دینار کی صورت میں نہیں ہوتی وہ اپنی حدیثیں وراثت میں چھوڑتے ہیں جو انہیں لے لیتا ہے اس نے پورا حصہ پالیا ۔‘‘

اور یہ صرف انبیاء کی اولاد ہی کے لیے قانون نہیں بلکہ ان کی بیویوں اور دوسرے رشتہ داروں کے لیے بھی ہے کہ انبیاء کی وراثت سے انہیں کچھ نہیں ملتا ۔ یہی وجہ ہے کہ نبیؐ کی وفات کے بعد امہات المؤمنینؓ نے جب آپؐ کا ترکہ کے لیے ارادہ کیا تو حضرت عائشہؓ نے منع کردیا ۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

عن عائشہ أن أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أردن أن یبعثن عثمان إلی أبی بکر یسألنہ میراثھن فقالت عائشۃ ألیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ» (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ما ترکنا صدقۃ)

’’حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی تو آپؐ کی بیویوں نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمانؓ کو ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجیں اور اپنے ورثہ کا مطالبہ کریں تو اس وقت میں (عائشہ) ان کو کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے : ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے ۔‘‘

مذکورہ بالا بحث سے پتہ چلا کہ انبیاء کی وراثت ان کی اولاد اور رشتہ داروں میں تقسیم نہیں ہو سکتی اور یہ انبیاء کے لیے ایک قانون تھا جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بھی شامل ہے ۔ لہذا ان احادیث کی روشنی میں حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک وراثت میں نہ دیا اور اس طرح اس حدیث کے تحت امہات المؤمنین بھی آپؐ کے ترکہ سے محروم رہیں ۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل